بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام ان مسائل کے بارے میں

(۱): آج کل بعض ڈاکٹر حضرات ٹیکسی اور رکشہ ڈرائیور کو کہتے ہیں کہ جو مریض تمہارے پاس سواری کیلئے آئے اسے ہمارے ہسپتال میں لے آنا ہم تمہیں کمیشن دیں گے تو ڈرائیور سواری سے عام کرایہ بھی لیتے ہیں اور جس ڈاکٹر کے پاس ترغیب دیکر مریض کو پہنچادیں اس سے کمیشن بھی لیتے ہیں کیا ڈاکٹر حضرات کا ٹیکسی والوں کے ساتھ اس طرح کمیشن کا معاملہ کرنا اور ٹیکسی والوں کا دو طرف سے رقم لینا جائز ہے یا نہیں مریض کو معلوم ہو یا نہ ہو دونوں صورتوں کا حکم واضح فرمادیں۔

(۲): بعض ٹھیکدار تعمیراتی کام کرنے والے اپنے گاہک کو کسی معین آئرن کی دوکان پر بھیجتے ہیں اور اسیطرح ورکشاپ کے مستری گاڑی کے مالک کو کسی معین آٹو کی دکان سے سامان خریدنے کا کہتے ہیں اور اس دوکاندار سے گاہک بھیجنے پر کمیشن لیتے ہیں۔

1 کبھی خود گاہک کے ساتھ جاتے ہیں 2 اور کبھی گاہک کو اکیلے بھیجتے ہیں 3 اور کبھی گاہک سے پیسے لیکر خود سامان لاتے ہیں ان صورتوں میں دوکاندار اور ٹھیکدار۔۔۔ دوکاندار اور مستری کا آپس میں اس طرح کمیشن کا لین دین کرنا جائز ہے یا نہیں گاہک کو ان کے معاملہ کا علم ہو یا نہ ہو ہر صورت کا حکم تحریر فرمادیں۔

(۳): ایک بس کراچی سے چلتی ہے مثلاً صادق آباد آکر ٹھہر جاتی ہے اور کرایہ بھی ان سواریوں سے صادق آباد کا لیا ہوا ہوتا ہے اور ان میں سے کچھ سواریاں آگے لاہور جانے والی ہوتی ہیں یہ بس والے ان سواریوں کو دوسری یعنی لاہور جانے والی بس میں بٹھاتے ہیں اور دوسری بس والوں سے کمیشن لیتے ہیں کہ ہم نے سواریاں مہیا کی ہیں کیا اس طرح ان کا دوسری بس والوں سے کمیشن کا معاملہ کرنا صحیح ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا

حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم کا مصدقہ جواب مطلوب ہے۔ بہت نوازش ہوگی۔

سائل عبدالوکیل پانیزئی

فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

۲ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۸۲/۱۴۳۹

0272

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(الجواب)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں ٹیکسی اور رکشہ ڈرائیور کا مریض کو ترغیب دیکر ڈاکٹر کے پاس لانا اور ڈاکٹر سے اس کا کمیشن وصول کرنا اسی طرح ٹھیکیدار کا اپنے گاہک کو کسی متعین آئرن کی دوکان پر بھیج کر کمیشن لینا اور ورکشاپ کے مستری کا گاڑی کے مالک کو کسی معین آٹو کی دوکان سے سامان خریدنے کا کہہ کر دوکان کے مالک سے کمیشن لینا اسی طرح بس والوں کا لاہور جانے والی سواریوں کا ترغیب دیکر کسی خاص بس میں سوار کرانا اور اس بس والوں سے کمیشن وصول کرنا یہ کچھ شرائط کے ساتھ جائز ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔۔ مریض، گاہک، گاڑی کے مالک اور سواریوں کے ساتھ کسی قسم کا دھوکہ نہ ہو اور نہ انہیں ضرر رسانی ہو بلکہ جس ڈاکٹر کے پاس لے جارہا ہے وہ اپنے پیشے میں ماہر ہو، ایسے ہی جس سامان کی واقعۃً ضرورت ہو وہی منگوایا جائے محض کمیشن کی خاطر بلاضرورت سامان نہ منگوایا جائے اور جس گاڑی میں سواریوں کو ترغیب دے کر سوار کیا جائے اس میں وہ سہولیات موجود ہوں جن کا ان سے ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔۔ کمیشن پہلے سے طے ہو، طے کیے بغیر کمیشن لینا دینا جائز نہیں۔

۳۔۔ مریض، گاہک، گاڑی کے مالک اور سواریوں کو صرف ترغیب دی جائے، مریض کو اسی ڈاکٹر کے پاس جانے پر مجبور نہ کیا جائے، اسی طرح گاہک اور گاڑی کے مالک کو اسی دوکان سے سامان خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے ایسے ہی سواریوں کو اسی بس کے ذریعے سفر اختیار کرنے پر مجبور نہ کیا جائے، بعض گاڑی والے ایسا کرتے ہیں کہ جانا تو انہوں نے صادق آباد تک ہوتا ہے مگر لاہور جانے والی سواری کو بھی بٹھالیتے ہیں اور اس سے لاہور کا کرایہ بھی وصول کرلیتے ہیں پھر صادق آباد جاکر اس کو بغیر اس کی رضامندی کے کسی بس میں سوار کرادیتے ہیں وہ غریب کرایہ دیدینے کی وجہ سے مجبور ہوتا ہے یہ ہرگز جائز نہیں۔

(۴) ڈاکٹر کمیشن دینے کی وجہ سے مریض سے معمول کی فیس سے زیادہ وصول نہ کرے، اسی طرح دوکاندار کمیشن دینے کی وجہ سے وہ سامان مارکیٹ سے زیادہ ریٹ پر فروخت نہ کرے، ایسے ہی بس والے کمیشن دینے کی وجہ سے ان سواریوں سے عام کرائے سے زیادہ کرایہ وصول نہ کریں اگر ڈاکٹر، دوکاندار اور بس والے کمیشن کی رقم بھی فیس، سامان کی قیمت اور کرائے میں شامل کرکے اس سے زیادہ فیس لے یا سامان کو مارکیٹ ریٹ سے زیادہ پر بیچے یا معمول کے کرائے سے زیادہ کرایہ وصول کریں تو اس صورت میں کمیشن لینا درست نہ ہوگا۔ ٢

ان شرائط کی رعایت کرتے ہوئے کمیشن لینا جائز ہے اگر ان شرائط کی خلاف ورزی کی گئی تو کمیشن لینا

دار الافتاء

جائز نہ ہوگا۔

الفقه الإسلامي وأدلته – (٥ / ٢١)

بيع السمسرة: السمسرة: هي الوساطة بين البائع والمشتري لإجراء البيـع. والسمسرة جائزة، والأجر الذي يأخذه السمسار حلال؛ لأنه أجر علـى عمل وجهد معقول،

الدر المختار – (٤ / ٥٦٠)

وأما الدلال فإن باع العين بنفسه بإذن ربها فأجرته على البائع وإن سـعى بينهما وباع المالك بنفسه يعتبر العرف وتمامه في شرح الوهبانية

حاشية ابن عابدين تحتة

(قوله: فأجرته على البائع) وليس له أخذ شيء من المشتري؛ لأنه هو العاقد حقيقة شرح الوهبانية وظاهره أنه لا يعتبر العرف هنا؛ لأنه لا وجـه لـه.

(قوله: يعتبر العرف) فتجب الدلالة على البـائع أو المشـتري أو عليهمـا بحسب العرف جامع الفصولين. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبیداللہ انور عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
٣-جمادی الاخریٰ-١٤٣٣ھ
٢٥-اپریل-٢٠١٢ء

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
٣-٦-١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
شاہ محمد تفضل علی عفی عنہ
٣/٦/١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ له
٣/٦/١٤٣٣ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفا اللہ عنہ
٣/٦/١٤٣٣ھ